© rasailojaraid.com

بیادِ ذوالکفل بخاریؒ

اکرام الحق سرشارؔ

بے تابیوں کا کوئی مداوا نہیں رہا
سنتے ہیں اب جہاں میں مسیحا نہیں رہا

جب سے گرا ہے ٹوٹ کے وہ برگدِ سخن
باغِ سخن میں دھوپ ہے سایہ نہیں رہا

اُس نے تمام عمر پلایا ادب کو خون
کب اِس میں اُس کا طور طریقہ نہیں رہا

ٹوٹے ہیں کتنے پیڑ یکے بعد دیگرے
آندھی کا اب کے کوئی ٹھکانہ نہیں رہا

روپوش ہوگیا وہ سورج کچھ اِس طرح
محسوس ہو رہا ہے اُجالا نہیں رہا

سرشارؔ صبر کر کہ یہی ہے رضائے حق
اِس انجمن میں کوئی ہمیشہ نہیں رہا

© rasailojaraid.com